سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی آخری وصیت

سیدنا ابو ایوب انصاریؓ بیعت عقبہ اور بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ ہجرت کر کے جب مدینہ تشریف لائے تو پہلے آپ ہی کے مکان میں قیام پذیر ہوئے ہیں۔ ابتداءً نیچے کی منزل میں آپ ﷺ نے قیام کیا تھا اور ابو ایوبؓ اوپر رہتے تھے، ایک دن کسی طرح اوپر پانی گر گیا، تو ابو ایوبؓ نے اپنے اوڑھنے والے کپڑوں میں جذب کیا تاکہ نیچے نہ ٹپکے اور آپ کو تکلیف نہ ہو۔ پھر آں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضرت اچھا نہیں لگتا کہ ہم اوپر رہیں، آپ اوپر تشریف لے چلیں۔ آں حضرت راضی ہو گئے اور اپنا سامان اوپر منتقل کرالیا۔(۱)

حضرت معاویہؓ نے قسطنطنیہ فتح کرنے کے لئے جو لشکر روانہ کیا تھا اس میں آپ بھی تھے۔ اس غزوہ میں عبداللہ ابن عباسؓ عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت حسینؓ کے علاوہ بھی صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت شریک جہاد تھی۔ قسطنطنیہ بیک وقت باز نطینی سلطنت اور عیسائی مذہب دونوں کا اہم ترین مرکز تھا اور اس کی یہی اہمیت تھی جس کی بناء پر آنحضرت ﷺ نے اس شہر پر جہاد کرنے والوں کو مغفرت کی بشارت دی تھی۔ بخاری شریف میں روایت ہے:

حضرت انسؓ کی خالہ ام حرام بنت ملحانؓ آنحضرت ﷺ کی رضاعی رشتہ دار تھیں ایک روز آپ ﷺ ان کے گھر میں دوپہر کے وقت سوئے ہوئے تھے کہ اچانک آپ ﷺ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، حضرت ام حرامؓ نے تبسم کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

ناس من امتی عرضوا علی غزاة فی سبیل اللہ یرکبون ھذا البحر کا الملوک علی الاسرة

(خواب میں مجھے اپنی امت کے لوگ دکھائے گئے جو جہاد کے لئے سمندر کی موجوں پر اس طرح سفر کریں گے، جیسے تخت پر بادشاہ بیٹھے ہوں۔)

ام حرامؓ نے عرض کیا۔

یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم

یارسول اللہ ﷺ دعا فرما دیجئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے۔

آپ نے دعا فرمادی اور دوبارہ محو خواب ہو گئے، تھوڑی دیر کے بعد آپ ﷺ پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ حضرت ام حرامؓ نے دوبارہ وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ:

اولک جیش من امتی یغذون مدینتہ قیصر مغفورلھم(۲)

(میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر (روم) کے شہر (قسطنطنیہ) پر جہاد کرے گا اس کی مغفرت ہو گی۔)

پہلا بحری جہاد حضرت عثمان غنیؓ کی خلافت کے زمانہ میں حضرت معاویہؓ کی سپہ سالاری میں قبرص پر ہوا تھا، اس کے بعد جب حضرت معاویہؓ خلیفہ بنے تو اپنے بیٹے یزید کی قیادت میں قسطنطنیہ پر پہلا حملہ کیا جس کے متعلق آنحضرت ﷺ نے مغفرت کی بشارت دی تھی۔ اس غزوہ میں حضرت ابوایوب انصاریؓ کی شرکت اور یزید کے امیر لشکر ہونے کا تذکرہ صحیح بخاری میں بھی ہے:

قال محمود بن الربیع فحد ثتھا قوم فیھم ابوایوب الانصاری صاحب رسول صلی اللہ علیہ وسلم فی الغزوۃ التی توفی فیھا ویزید بن معاویۃ علیھم بارض الروم(۳)

(راوی محمود کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ایک مجمع میں بیان کی جس میں صحابیٔ رسول ابو ایوب انصاریؓ بھی تھے اور یہ اس مہم اور غزوہ کا ذکر ہے جس میں ابوایوب انصاریؓ کی وفات ہوئی اور یزید بن معاویہؓ اس مجمع اور لشکر کے امیر تھے اور سرزمین روم (مدینۂ قیصر..... قسطنطنیہ) پر حملہ کیا جانے والا تھا۔)

مشہور عالم ربانی مولانا محمد تقی عثمانی حافظ ابن حجر کی "اصابہ" کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں:

"قسطنطنیہ میں جب محاصرہ طویل ہوا تو آپ (حضرت ابوایوب انصاریؓ) بیمار ہوگئے۔ یزید آپ کی بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا کہ کوئی خدمت بتائیے۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ نے جواب دیا کہ بس میری ایک خواہش ہے اور وہ یہ کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میری لاش کو گھوڑے پر رکھ کر دشمن کی سرزمین میں جتنی دور تک لے جانا ممکن ہو لے جانا اور وہاں لے جا کر دفن کرنا۔ اس کے بعد وفات ہو گئی تو یزید نے آپ کی وصیت پر عمل کیا اور قسطنطنیہ کی دیوار کی قریب آپ کو دفن کیا"(۴)

حافظ ابن کثیر نے اس واقعہ کو ذرا تفصیل سے لکھا ہے وہ تحریر فرماتے ہیں:

"وکان (ابوایوب الانصاری) فی جیش یزید بن معاویۃ والیہ اوصیٰ وھو الذی صلی علیہ۔(۵)

(اور ابو ایوب انصاریؓ یزید بن معاویہؓ کے لشکر میں شامل تھے اسی (یزید) کو انھوں نے وصیت کی اور اسی (یزید) نے ان کے جنازے کی نماز پڑھائی۔) مزید لکھتے ہیں،

وقد قال الامام احمد ان یزید بن معاویۃؓ کان امیراً علی الجیش الذی غزافیہ ابوایوب فدخل علیہ عند الموت فقال لہ اذاانامت فاقرؤا علی الناس منی السلام واخبر وھم انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولایشرک باللہ شئیاً جعلہ اللہ فی الجنۃ ویسنطلقوا فیبعدوالی فی الارض الروم مااستطاعوا قال احمد فحدث الناس لمامات ابوایوب فاسلم الناس و انسطلقوا بجنازتہ۔(٦)

(امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ یزید بن معاویہؓ اس فوج کے سردار تھے جس میں شامل ہو کر ابوایوب انصاریؓ نے جہاد کیا تھا۔ ان کے مرنے کے وقت (یزید) ان کے پاس گئے۔ سو انھوں نے ان سے (یزید سے) فرمایا کہ میں جب مرجاؤں تو میرا اسلام لوگوں کو پہنچا دینا اور ان کو یہ بتا دینا کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ فرماتے

سنا ہے کہ جو شخص مرجائے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ جانتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت نصیب کریں گے اور میرا جنازہ سرزمین روم میں جہاں تک لے جاسکو، لے جا کر دفن کر دینا۔ امام احمد نے کہا کہ جب ابوایوب انصاریؓ کی وفات ہو گئی تو یزید نے لوگوں سے آپ کی وصیت کا ذکر فرمایا۔ لوگوں نے اسے قبول کیا اور ان کے جنازہ کو لے گئے۔)

حضرت ابوایوب انصاریؓ کی وفات کے بعد جب آپ کو غازیان اسلام قسطنطنیہ کی فصیل کے نیچے دفن کر رہے تھے، اس وقت قیصر نے اس منظر کو دیکھ کر امیر لشکر یزید کے پاس قاصد بھیجا اور حال معلوم کرنا چاہا:

فارسل الی یزید..... ماھذا الذی اری قال: صاحب نبینا وقد سئلنا ان نقومہ فی بلادک ونحن منفذون وصیتہ اوتلحق ارواحنا باللہ(۷)

(قیصر روم نے) یزید کے پاس (پیغام) بھیجا کہ یہ کیا کر رہے ہو جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ یزید نے جواب دیا یہ ہمارے نبی ﷺ کے صحابی کا جنازہ ہے انھوں نے تمہارے ملک میں جہاد کرنے کی خواہش کی تھی (وہ وفات پا گئے)۔ اب ہم ان کی وصیت کی تکمیل کر رہے ہیں، اگر تم مانع ہوئے تو ہم ضرور دفن کریں گے) یا اپنی جانوں کو اللہ کے حوالہ کر دیں گے۔

اس پر قیصر نے کہا:

فاذاولیت لخرجناہ الی الکلاب

(جب تم یہاں سے لوٹ جاؤ گے تو نعش کو نکال کر ہم کتوں کو دے دیں گے۔) قیصر کے یہ گستاخانہ جملے سن کر امیر لشکر یزید نے رومیوں پر سخت حملہ کیا۔

ابوالفرج اصفہانی تحریر فرماتے ہیں:

ثم کیف العسکروحمل حتی ھزم الروم فاحجرھم فی المدینۃ وضرب باب القسطنطنیۃ بعمود حدید فھشمہ حتی انخرق۔(۸)

(پھر یزید فوج کو ادھر پھیر کر (رومیوں پر) حملہ کرنے کو لے گئے یہاں تک کہ رومیوں کو منہدم کر دیا اور شہر کے اندر محصور کر دیا اور قسطنطنیہ کے دروازے پر لوہے کے گرز سے.... جو اُن کے ہاتھوں میں تھا، ضربیں لگائیں۔ (یہاں تک) کہ وہ (جگہ جگہ سے) پھٹ گیا)

پھر یزید نے قیصر سے کہا:

لئن بلغنی انہ نبش من قبرہ اومثل بہ لاترک بارض العرب نصرانیاً الاقتلتہ ولاکنیسہ الاھد متھا

(اگر مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ ان کی (ابوایوب انصاریؓ کی) قبر کو توڑا پھوڑا گیا یا مثلہ کیا گیا تو میں ایک بھی نصرانی کو جو عرب کی سرزمین میں موجود ہو گا زندہ نہ چھوڑوں گا اور نہ کسی گرجا کو بغیر منہدم کیے رہنے دوں گا)(۹)

یزید بن معاویہؓ کے ان دھمکی آمیز کلمات سے قیصر خوف زدہ ہو گیا اور روایت میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قسم کھا کر اس نے یقین دلادیا کہ قبر کی بے حرمتی نہ کی جائے گی بلکہ اس کی حفاظت ہو گی۔

فحینئذ حلفوالهم لدینهم لیکر من قبره ولیحرسنه مااستطاعوا۔(۱۰)

(پھر تو اس کی دھمکی کے نتیجہ میں اپنے کے دین کے مطابق حلف لے لیا کہ وہ ان کی قبر کا اکرام اور دیکھ ریکھ کریں گے۔) اس کے بعد قیصر نے ابوایوب انصاریؓ کی قبر پر قبہ بنوادیا۔

انہ نبی علی قبره قبتہ و یسرج فیہ الی الیوم(۱۱)

اس نے (یعنی قیصر نے) ان کی (یعنی ابوایوب انصاریؓ کی) قبر پر قبہ بنوادیا۔ جہاں آج تک چراغ روشن ہوتا ہے۔

محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمان الاعظمی تحریر فرماتے ہیں:

"عیسائی قحط کے وقت آپ کے مزار کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اسؓ کی برکت سے بارش ہو جاتی تھی، آج بھی آپ کا مزار معروف ہے اور اس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔"(۱۲)

یہ مقدس صحابی جنھیں اللہ تعالیٰ نے رحمتہ للعلمین ﷺ کی میزبانی کا شرف بخشا تھا، اپنے وطن سے ہزاروں میل دور اللہ تعالیٰ کے دین کا پیغام لئے ہوئے اس دیار غربت میں راہیٔ آخرت ہوئے اور زندگی کے آخری لمحوں میں بھی خواہش تھی، تو یہ کہ اس کلمہ کو لئے ہوئے دشمن کی سرزمین میں جتنی دور تک جاسکوں چلا جاؤں۔

دیکھا جائے تو قسطنطنیہ کے اصل فاتح آپ ہی ہیں، آپ ہی کے ذریعہ اس سرزمین پر پہلی بار اسلام کا کلمہ پہنچا اور آپ ہی کے وسیلے سے اس خاک کو ایک صحابی رسول کا مدفن بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔(۱۳)

حواشی

(۱) اعیان الحجاج، حصہ اول، ص ۵۶
(۲) بخاری، کتاب الجہاد، باب فضل من یصرع فی سبیل اللہ وباب ماقال فی قتال الروم
(۳) بخاری، جلد اول، باب صلوۃ النفل جماعتہ
(۴) جہانِ دیدہ (بحوالہ "الاصابہ" ص ۴۰۸ ج ۱)
(۵) البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۵۹
(۶) ایضاً ج ۸ ص ۵۸
(۷) العقد الفرید ج ۳ ص ۱۳۳
(۸) اغانی ج ۱ ص ۳۳
(۹) العقد الفرید ج ۳ ص ۱۳۳
(۱۰) الروض الانف ص ۲۴۶
(۱۱) العقد الفرید ج ۳ ص ۱۳۳
(۱۲) اعیان الحجاج، حصہ اول، ص ۵۶
(۱۳) جہانِ دیدہ، ص [redacted]۲

بشکریہ ماہنامہ "دارالعلوم"..... دارالعلوم دیوبند (بھارت)..... ماہ جولائی ۱۹۹۵ء